کیفیتِ وضو

بغیر وضو کے نماز درست نہیں، اور وضو کا پانی پاک ہونا ضروری ہے، پاک پانی وہ ہے جو اپنی طبعی حالت پر برقرار ہو، جیسے: سمندر، کنواں، چشمہ اور دریا کا پانی۔

نوٹ: تھوڑا پانی محض گندگی پڑنے ہی سے ناپاک ہوجاتا ہے، البتہ زیادہ پانی (جو 210 / لیٹر سے زائد ہو) گندگی پڑنے سے اس وقت تک ناپاک نہیں ہوتا جب تک کہ اس کا رنگ، یا بو، یا مزہ نہ بدل جائے۔

بسم اللہ کہہ کر وضو شروع کیا جائے، ہر وضو میں دونوں ہتھیلیوں کا دھونا مستحب ہے، اور رات کی نیند سے بیدار ہونے والے کے لیے دونوں ہتھیلیوں کو تین بار دھونے کی تاکید آئی ہے۔

نوٹ: تمام اعضائے وضو کا تین بار سے زیادہ دھونا مکروہ ہے۔

پھر ایک مرتبہ واجبی طور پر کلی کرے، جبکہ تین مرتبہ کلی کرنا افضل ہے۔

نوٹ: ۱- کلی میں صرف منہ میں پانی ڈال کر پھر اسے باہر نکال دینا کافی نہیں ہے، بلکہ منہ کے اندر پانی کو حرکت دینا (گھمانا) ضروری ہے۔ ۲- کلی کرنے کے دوران مسواک کرنا مستحب ہے۔

پھر ایک بار واجبی طور پر ناک میں پانی ڈالے، جبکہ تین بار پانی ڈالنا افضل ہے۔

نوٹ: ناک میں پانی ڈالنے میں محض ناک میں پانی ڈال لینا کافی نہیں ہے، بلکہ اپنی سانس کے ذریعہ پانی کو ناک کے اندر کھینچنا ضروری ہے، پھر اسے سانس کے ذریعہ باہر نکال دے نہ کہ ہاتھ سے۔ ایک بار ناک میں پانی ڈالنا واجب ہے اور تین مرتبہ ڈالنا افضل ہے۔

پھر واجبی طور پر ایک مرتبہ اپنا چہرہ دھوئے، جبکہ تین مرتبہ دھونا افضل ہے۔ چہرے کی حد جس کا دھونا واجب ہے: چوڑائی میں ایک کان سے دوسرے کان تک، اور لمبائی میں ٹھڈی سے لے کر عام طور پر سر کے بالوں کے اگنے کی جگہ تک ہے۔

نوٹ: اگر داڑھی گھنی ہو تو اس کا خلال کرنا مستحب ہے، اور اگر داڑھی ہلکی ہو تو اس کا خلال کرنا واجب ہے۔

پھر ایک بار اپنے دونوں ہاتھوں کو انگلیوں کے سرے سے لے کر دونوں کہنیوں تک (سمیت) دھوئے، جبکہ تین مرتبہ دھونا افضل ہے۔

نوٹ: دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ سے پہلے دھونا مستحب ہے۔

پھر اپنے پورے سر کا مسح کرے، اور اپنی شہادت کی انگلیوں کو اپنے دونوں کانوں کے سوراخ میں داخل کرے اور اپنے دونوں انگوٹھے سے دونوں کان کے ظاہری حصے کا مسح کرے۔ یہ سب صرف ایک بار کرنا ہے۔

نوٹ: ۱- سر کے جس حصے کا مسح کرنا واجب ہے: وہ چہرے کے حد سے گدی تک ہے۔ 2- لٹکے ہوئے بالوں کا مسح کرنا واجب نہیں ہے۔ ۳- اگر سر پر بال نہ ہوں تو سر کے چمڑے پر مسح کیا جائے گا۔ 4- سر کے بالوں اور کانوں کے درمیان کی خالی جگہ کا مسح کرنا ضروری ہے۔

پھر ایک بار واجبی طور پر ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھوئے، جبکہ تین مرتبہ دھونا افضل ہے۔

تنبیہات

۱- اعضاء وضو چار ہیں، اور وہ یہ ہیں: أ) کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا اور چہرہ دھونا۔ ب) دونوں ہاتھوں کا دھونا۔ ج) سر اور دونوں کانوں کا مسح کرنا۔ د) ٹخنوں سمیت دونوں پیروں کا دھونا۔ ان اعضاء کو ترتیب وار دھونا واجب ہے، کسی ایک کو دوسرے پر مقدم کرنے سے وضو باطل ہوجائے گا۔ ۲- اعضائے وضو کو لگاتار وپے درپے دھونا واجب ہے، اور کسی عضو کو اس سے پہلے والے عضو کے خشک ہوجانے تک نہ دھونے سے وضو باطل ہوجائے گا۔ ۳- وضو کے بعد یہ دعا پڑھنا مسنون ہے: أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمدا عبده ورسوله.

کیفیت نماز

جب آپ نماز کا ارادہ کریں تو قبلہ رخ سیدھے کھڑے ہوکر (اَللّٰهُ أَكْبَرُ) کہیں ؛ امام یہ تکبیر اور دیگر تمام تکبیریں بلند آواز سے کہے تاکہ اس کے پیچھے والے سن سکیں اور امام کے علاوہ باقی لوگ آہستہ سے تکبیر کہیں، تکبیر شروع کرتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اس طرح اٹھائیں کہ انگلیاں ایک دوسری سے ملی ہوں، مقتدی امام کی تکبیر مکمل ہونے کے بعد تکبیر کہے۔

نوٹ: وہ ارکان و واجبات جن کا تعلق قول سے ہے ان کا اس قدر آواز سے کہنا ضروری ہے کہ نمازی اپنے آپ کو سنا لے حتی کہ یہی حکم سری نمازوں کا بھی ہے ،جہری کی ادنیٰ صورت یہ ہے کہ دوسرے کو سنا سکے اور سری کی ادنیٰ شکل یہ ہے کہ خود سن لے۔

اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی یا اس کی کلائی (انگوٹھے کی طرف والا کلائی کا کنارا) پکڑ کر سینہ پر رکھ لے، اپنی نگاہ سجدہ کی جگہ پر رکھے۔ پھر سنت میں وارد کوئی دعاء ثنا پڑھے ،مثلاً: سبحانک اللهم وبحمدک ، تبارک اسمک وتعالی جدک ولا إله غيرک ۔ پھر أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ اور بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھے۔ سابقہ تمام چیزیں آہستہ پڑھے، پھر سورہ فاتحہ پڑھے۔جہری رکعتوں میں مقتدی پر قراءت واجب نہیں ہے، بلکہ اس کے لیے امام کے سکتوں اور غیرجہری رکعتوں میں سورہ فاتحہ پڑھنا مستحب ہے،اس کے بعد جتنا میسر ہو قرآن پڑھے۔ فجر کی نماز میں اور مغرب وعشاء کی پہلی دونوں رکعتوں میں امام قراءت جہراً کرے اور ان کے علاوہ نمازوں میں سری قراءت کرے۔

نوٹ: سورتوں کی جو ترتیب مصحف میں وارد ہے اسی ترتیب سے پڑھنا مستحب ہے،اور اس ترتیب کے برعکس پڑھنا مکروہ ہے،اور ایک ہی سورت میں آیات کی ترتیب یا کلمات کو الٹ پلٹ کرکے پڑھنا حرام ہے۔

پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھائے اور رکوع کرے ؛ دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر اس طرح رکھے کہ گویا ان کو پکڑے ہوئے ہو اور انگلیاں پھیلی (کھلی) ہوئی ہوں، نیز اپنی پشت کو پھیلا لے اور سر کو اس کی برابری میں رکھے، پھر تین مرتبہ : سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمُ کہے۔ اس رکن کو پا لینے سے رکعت مل جائے گی۔

نوٹ: تکبیر اور (سمع الله لمن حمده) کہنے کا وقت ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف منتقل ہونے کے عمل کے دوران ہے، نہ تو اس سے پہلے اور نہ ہی اس کے بعد،یہی حکم نماز کی تمام تکبیروں کا ہے،اور قصداً تاخیر کرنے کی صورت میں نماز باطل ہوجائے گی۔

پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه کہتے ہوئے رکوع سے سر اٹھائے،اور رفع یدین کرے ، جب بالکل سیدھا کھڑا ہوجائے تو: رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْداً كَثِيْراً طَيِّباً مُبَارَكاً فِيْهِ، مِلْ ءَ السَّمٰوَاتِ وَ مِلْءَ الأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْ ءٍ بَعْدُ... کہے۔

نوٹ: رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد کہنے کا وقت رکوع سے مکمل طور پر کھڑے ہونے کے بعد ہے، رکوع سے اٹھنے کے دوران نہیں۔

پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ میں جائے،اور اپنے دونوں بازؤں کو پہلو سے اور پیٹ کو دونوں رانوں سے دور (علیحدہ) رکھے، اور دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں کے مقابل رکھے ، نیز اپنے دونوں ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں کو قبلہ رخ کرلے۔ پھر تین مرتبہ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى کہے۔

نوٹ: سات اعضاء پر سجدہ کرنا واجب ہے: دونوں قدموں کے کنارے،دونوں گھٹنے،دونوں ہتھیلیاں، پیشانی اور ناک۔ ان میں سے کسی ایک عضو پر بھی بلا عذر جان بوجھ کر سجدہ نہ کرنے سے نماز باطل ہوجاتی ہے۔

پھر **الله اکبر** کہتے ہوئے اپنا سر اٹھائے اور بیٹھ جائے ۔ دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کی دو صحیح صورتیں ہیں :
۱-بایاں پیر بچھاکر اس پر بیٹھ جائے، دایاں پیر کھڑا رکھے اور اس کی انگلیاں قبلہ رخ موڑ لے ۔ **۲**-اپنے دونوں پیروں کو کھڑا رکھے ،ان کی انگلیوں کو قبلہ رخ کرلے اور اپنی دونوں ایڑیوں پر بیٹھ جائے ۔
اور تین بار: رَبِّ اغْفِرْلِيْ پڑھے،اور چاہے تو مزید یہ دعا پڑھے: وَارْحَمْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَارْفَعْنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَاهدِنِيْ وَعاَفِنِي.
پھر **الله اکبر** کہتے ہوئے بالکل پہلے سجدہ کی طرح دوسرا سجدہ کرے، پھر الله اکبر کہتے ہوئے سر اٹھائے،اور اپنے دونوں قدموں کے پنجوں کے سہارے کھڑا ہوجائے، اور پہلی رکعت کی طرح دوسری رکعت بھی ادا کرے۔
نوٹ: سورہ فاتحہ پڑھنے کا محل ،حالت قِیام ہے،لہذا اگر مکمل طور پر کھڑا ہونے سے پہلے فاتحہ کی قراء ت شروع کردی گئ،تو مکمل طور پر کھڑاہونے کے بعد اس کا اعادہ کرنا واجب ہے، ورنہ نماز باطل ہوجائے گی۔

جب دونوں رکعتوں سے فارغ ہوجائے تو بائیں پیر کو بچھاکر، دائیں کو کھڑاکرکے اور اس کی انگلیوں کو قبلہ رخ موڑکر تشہد اول کے لیے بیٹھ جائے،اپنابایاں ہاتھ بائیں ران پر اور دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھ لے، دائیں ہاتھ کی چھنگلیا اوراس کے بغل والی انگلی (خنصر اور بنصر) کو سمیٹ لے اور انگوٹھا اوردرمیانی انگلی کا دائرہ بناکر شہادت کی انگلی سے اشارہ کرے، اوریہ دعا پڑھے : التحيات لله والصلوا ت والطيبات، السلام عليك أيها النبي ورحمه الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين، أشهدأن لا إله إلا الله، وأشهد أن محمدا عبده ورسوله. پھر تین اورچار رکعت والی نمازمیں **الله اکبر** کہتے ہوئے کھڑا ہوجائے اور رفع یدین کرے،اور بقیہ نماز بھی اسی طرح پڑھے، لیکن اس کے اندر قراء ت جہراً نہ کرے اور صرف سورہ فاتحہ پڑھے۔

پھراگر تین یا چار رکعت والی نماز ہے تو، تورك کرتے ہوئے آخری تشہد کے لیے بیٹھ جائے،تورك کی کئی شکلیں ہیں اور ہر ایك صحیح ہیں: **۱**-دایاں پیر کھڑا رکھے اور بایاں پیر بچھاکر اسے دائیں پیر کی پنڈلی کے نیچے سے دائیں جانب نکال لے، اورسرین کے بل زمین پربیٹھ جائے۔ **۲**-بایاں پیر بچھاکر اسے دائیں پیر کی پنڈلی کے نیچے سے دائیں طرف نکال لے، اور دائیں پیرکوکھڑاکرنے کے بجائے لٹالے اور سرین زمین پر رکھے۔ **۳**-بایاں پیر بچھاکر اسے دائیں پیر کی پنڈلی اور ران کے درمیان سے دائیں طرف نکال لے اور سرین زمین پر رکھے۔ واضح رہے کہ تورك صرف دو تشہد والی نمازوں کی آخری تشہد میں کریں گے۔ پھر تشہداول (**التحيات لله...**) پڑھے ،پھر درودِ ابراہیمی پڑھے: اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم إنک حميد مجيد، اللهم بارک على محمد وعلى آل محمد كما باركت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم إنک حميد مجيد.اس کے بعد بعض ماثور دعائیں پڑھنا مستحب ہے، اسی میں سے یہ دعا بھی ہے: أَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، و عَذَابِ الْقَبْرِ، وَ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ.

پھر اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ کہتے ہوئے پہلے اپنے دائیں طرف سلام پھیرے اور پھراپنے بائیں طرف سلام پھیرے۔
سلام پھیرنے کے بعد اپنی نماز گاہ میں بیٹھے ہوئے اس موقع پر نبی ﷺ سے وارد دعائیں پڑھے۔

علم عمل کا متقاضی ہے

بغیر عمل کے علم اللہ، اس کے رسول اور مومنین کی زبان پر مذموم ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ﴾ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور ہر شخص دیکھ [بھال] لے کہ کل [قیامت] کے واسطے اس نے [اعمال کا] کیا [ذخیرہ] بھیجا ہے"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: (مَثُلُ عِلْمٍ لا يُعْمَلُ بِهِ كَمَثَلِ كَنْزٍ لا يُنْفَقُ مِنْهُ فِي سَبِيْلِ الله). "جس علم کے مطابق عمل نہیں کیا جاتا اس کی مثال اس خزانے کی ہے جسے اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ نہیں کیا جاتا۔"

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کہتے ہیں: جب تک عالم اپنے علم کے مطابق عمل نہیں کرتا جاہل رہتا ہے۔

حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ کہتے ہیں: بسا اوقات تیری ملاقات کسی ایسے شخص سے ہوتی ہے جو بات کرنے میں ایک حرف کی بھی غلطی نہیں کرتا جبکہ اس کا سارا عمل غلط ہوتا ہے۔

میرے مسلمان بھائیو اور بہنو! اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس مفید کتاب کے مطالعہ کر لینے کی توفیق بخش دی، البتہ اس مطالعے کا نتیجہ ابھی باقی ہے، وہ ہے اس میں مذکور علم کے مطابق عمل کرنا:

✵ آپ نے قرآن مجید کا کچھ حصہ اور اس کی تفسیر پڑھی، اس لیے ان آیات کے معانی میں سے جو کچھ آپ نے سیکھا اس کے مطابق عمل کرنے کے لیے تیار رہیے، چنانچہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ آپ سے قرآن مجید کی دس آیتیں پڑھ لیتے تو جب تک ان کا علم اور ان کے مطابق عمل کرنا سیکھ نہ لیتے دوسری دس آیتوں کی طرف منتقل نہ ہوتے، چنانچہ صحابہ رضی اللہ عنہ نے کہا: "ہم نے علم و عمل دونوں کو سیکھا ہے"۔ اسی طرح شریعت نے بھی اس پر ابھارا ہے، چنانچہ فرمان الٰہی: ﴿ يَتْلُونَهُۥ حَقَّ تِلَاوَتِهِۦٓ ﴾ وہ لوگ اس کتاب کی ویسے ہی تلاوت کرتے ہیں جیساکہ اس کی تلاوت کا حق ہے۔" اس کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس کا اتباع ایسے ہی کرتے ہیں جیساکہ اس کے اتباع کا حق ہے۔ حضرت فضیل رحمہ اللہ کا قول ہے کہ قرآن مجید تو اس لیے نازل ہوا تھا کہ اس کے مطابق عمل کیا جائے جبکہ لوگوں نے اس کی تلاوت ہی کو عمل بنا لیا ہے۔

✵ اسی طرح آپ کے سامنے سے فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کچھ حصہ گزرا، اسے قبول کرنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کے لیے آگے بڑھیے کیونکہ اس امت کے اچھے لوگ کوئی چیز سیکھ لیتے تھے تو اسے عملی جامہ پہنانے اور اس کی طرف دعوت دینے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کیا کرتے تھے، اس فرمان رسول پر عمل کرتے ہوئے: (إِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ، وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ) "میں جس چیز سے تمھیں روک دوں اس سے رک جاؤ اور جب میں تمھیں کسی بات کا حکم دوں تو حسبِ استطاعت اس پر عمل کرو۔" (بخاری ومسلم)

اور اللہ تعالیٰ کے دردناک عذاب سے خوف کی وجہ سے بھی (وہ فرمان رسول پر عمل کرتے تھے)، چنانچہ وہ ارشاد باری تعالیٰ یہ ہے: ﴿ فَلْيَحْذَرِ ٱلَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِۦٓ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴾ "سنو جو لوگ حکم رسول کی مخالفت کرتے ہیں انھیں ڈرتے رہنا چاہیے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آپڑے یا انھیں دردناک عذاب نہ پہنچے۔" (النور:٦٣) اس سلسلے کے بعض نمونے یہ ہیں:

✵ ام حبیبہ ام المومنین رضی اللہ عنہا یہ حدیث روایت کرتی ہیں: (مَنْ صَلَّى اثْنَتَيْ عَشَرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ؛ بُنِيَ لَهُ بِهِنَّ بَيْتٌ فِي الجَنَّةِ) "جس شخص نے دن رات میں بارہ رکعت نماز پڑھی تو اس کے لیے ان کے عوض جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا۔" (مسلم)

آپ بیان کرتی ہیں کہ جب سے ان سنتوں کے بارے میں اللہ کے رسول سے میں نے سنا ہے تب سے میں نے انھیں چھوڑا نہیں ہے۔

✸ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ حدیث روایت کرتے ہیں کہ (مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوْصِيْ فِيْهِ، يَبِيْتُ ثَلاثَ لَيَالٍ إلا ووَصِيَّتُهُ مَكْتُوْبَةٌ) ''کسی بھی مسلمان کے لیے جس کے پاس وصیت کے لائق کوئی چیز ہو یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ تین راتیں اس طرح گزارے کہ وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی نہ رکھی ہو۔'' (مسلم)

اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب سے یہ حدیث میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے سنی ہے میرے اوپر کوئی ایک رات بھی نہیں گزری کہ میری وصیت میرے پاس لکھی ہوئی نہ ہو۔

✸ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے کوئی ایسی حدیث نہیں لکھی ہے جس کے مطابق میں نے عمل نہ کیا ہو حتیٰ کہ میرے سامنے یہ حدیث گزری کہ اللہ کے رسول ﷺ نے پچھنا لگوایا اور ابوطیبہ کو ایک دینار دیا، جب میں نے پچھنا لگوایا تو میں نے بھی حجام کو ایک دینار دیا۔

✸ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے یہ جان لیا کہ غیبت حرام ہے تب سے میں نے کسی کی غیبت نہیں کی اور میں امید رکھتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملوں گا کہ کسی کی غیبت میں وہ میرا محاسبہ نہ کرے گا۔

✸ ایک حدیث میں آیا ہے: (مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ عَقِبَ كُلِّ صَلاةٍ؛ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ إلا أَنْ يَمُوْتَ) ''جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے تو موت کے علاوہ جنت میں داخل ہونے سے اسے کوئی چیز نہیں روکتی'' (سنن کبریٰ)

✸ امام ابن القیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے بارے میں مجھے یہ خبر ملی ہے کہ وہ کہتے تھے، آیۃ الکرسی پڑھنے کو کسی بھی نماز کے بعد میں نے نہیں چھوڑا، ہاں! یہ اور بات ہے کہ بھول گیا ہوں یا اس طرح کوئی عذر رہا ہو۔

✸ علم و عمل کے بعد ضروری ہے کہ جس نعمت سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو نوازا ہے اس کی طرف دعوت دیں اور اپنے آپ کو اجر اور لوگوں کو بھلائی سے محروم نہ رکھیں۔ اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے: (مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ) ''جس نے کوئی بھلی بات بتلائی تو اسے اس بات پر عمل کرنے والے کے برابر اجر ملے گا۔'' (مسلم)

نیز آپ ﷺ کا ارشاد ہے: (**خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ**) ''تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔'' (بخاری)

نیز آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (**بَلِّغُوا عَنِّيْ وَلَوْ آيَةً**) ''میری طرف سے پہنچاؤ، خواہ ایک آیت ہی ہو۔'' (بخاری)

آپ جس قدر ''خیر'' زیادہ پھیلائیں گے اس قدر وہ زیادہ عام ہو گا آپ کے اجر میں اسی قدر اضافہ ہو گا اور زندگی میں اور موت کے بعد بھی آپ کی نیکیوں کا سلسلہ چلتا رہے گا، اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے: (إذا مَاتَ الإنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إلا مِنْ ثَلاثٍ؛ إلا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ) ''آدمی کا جب انتقال ہو جاتا ہے تو تین عملوں کے علاوہ اس کے باقی تمام اعمال کا سلسلہ بند ہو جاتا ہے، صدقۂ جاریہ ایسا علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے، نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے۔'' (مسلم)

روشنی: ہم روزانہ سترہ بار سے زائد سورۂ فاتحہ پڑھتے ہیں جس میں المغضوب علیھم ''جن پر غضب نازل ہوا'' اور الضالین ''جو راہ سے بھٹک گئے'' سے پناہ تو مانگتے ہیں، پھر انھی کے افعال میں ان کی مشابہت بھی کرتے ہیں اس طرح کہ علم حاصل کرنا چھوڑ کر جہالت کی بنیاد پر عمل کر کے گمراہ نصاریٰ کی مشابہت کرتے ہیں اور سیکھ کر اس کے مطابق عمل نہ کر کے غضب کیے گئے یہودیوں کی مشابہت کرتے ہیں، اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپ کو علم نافع اور عمل صالح کی توفیق بخشے۔